مسز انجمن آراء صدیقی

اسلامی طرز معاشرت اور جدید معاشیات

ابتدائے آفرینش سے عصر حاضر تک بنی نوعِ انسان کے فلسفۂ حیات اور تہذیب و تمدن کا سفرِ مسلسل مختلف ادوار و مراحل سے گزرتا ہوا دورِ جدید کی طرزِ معاشرت اور نظامِ مملکت پر منتج ہوا۔ عوام الناس کو اپنی معاشی اور معاشرتی سرگرمیوں کے حوالے سے بروقت عدل و انصاف کے حصول اور ریاستی نظم و نسق چلانے کے لئے کسی نہ کسی انداز میں اصول و مقاصد اور قوانین و ضوابط کو اپنانا تھا خواہ ان کا ماخذ انسانی ہو یا ربانی یعنی جو انسانوں کے نت نئے تجربات و مشاہدات کا مجموعہ ہو یا کہ انفرادی و اجتماعی زندگی کے جملہ معاملات کا تصفیہ الہامی اور مذہبی کتابوں کی روشنی میں کیا جائے۔ یا پھر دونوں کا مجموعہ ہو۔ یعنی وقت، حالات، ضروریات اور بدلتی شخصیات کے زیر اثر کبھی کسی مسئلہ کا حل دینوی قوانین و دستاویزات میں ڈھونڈ لیا تو اسی مخصوص مسئلہ کو مخصوص ضرورت، مصلحت کے تحت مروجہ احکام الٰہی کو بروئے کار لا کر فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ تمام دینوی امور کو دینوی قوانین کے تابع کر دیا جاتا ہے اور دین و مذہب سے لوگوں کے لگاؤ اور اعتقاد کو نجی اور ذاتی معاملہ تصور کیا جاتا ہے۔ اسے صرف رسومات اور عبادات کی ادائیگی تک محدود و محصور کر دیا جاتا ہے۔ مذاہب عالم میں اسلام ہی دین اکمل ہے اور اتنا مکمل کہ اسے کسی ازم کی پیوند کاری کی قطعی ضرورت نہیں۔ اسلامی نظام معاشرت کے تمام قوانین کا مرجع و منبع قرآن کریم و سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسلامی ریاست کا نصب العین معرفت الٰہی، اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فلاح و کامرانی دین و دنیا ہے۔ اقتدار و اختیار کلی اور طاقت و قوت کا اصل سرچشمہ خدائے بزرگ برتر کی ذات اقدس ہے اور وہی عبادت کے لائق۔ جبکہ لادینی ریاستوں کے اصول و مقاصد صرف حصولِ دنیا اور نفسانی خواہشات کی تکمیل تک محدود ہیں۔ اُخروی زندگی، عمل احتساب، جزا و سزا سے انکا کوئی واسطہ نہیں۔ طاقت کا سرچشمہ ریاست کے عوام خود ہی ہوتے ہیں اور اپنے بنائے ہوئے قوانین کے خود ہی اسیر و پابند۔

اسلامی ریاست کا ہر فرد چونکہ کلیتاً اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرماں بردار ہوتا ہے۔ اسلئے توکل، عفو و درگزر، تقویٰ، صبر و استقامت وغیرہ مسلمانوں کی بنیادی خصوصیات ہیں۔ اس کے برعکس اللہ پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے حرص و ہوس سے مغلوب ہو کر اور انصاف و اعتدال کا دامن چھوڑ کر انسان ان اوصاف حمیدہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ لہذا مسلم امۃ کا ہر وہ انفرادی یا اجتماعی عمل جس سے ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے نقصان پہنچ رہا ہو خود بخود ممنوع اور متروک قرار پائے گا۔

توحید، عبادت و بندگی اور اخلاق و آداب کی طرح اسلام میں معیشت کا انداز بھی مختلف اور منفرد ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ میں اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "نیکی یہ ہے کہ اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر مسکینوں اور مسافروں پر مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کریں۔ عہد کریں تو وفا کریں اور تنگی اور مصیبت کے وقت اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز و متقی" "پوچھتے ہیں راہ خدا میں کیا خرچ کریں؟ کہو جو کچھ تمہاری ضرورت سے زائد ہو"۔ کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے گا تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس کرے"۔ جو مال و متاع ہم نے تم کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرو"۔ "جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں انکی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں"۔ "اللہ کی راہ میں خرچ کر کے احسان نہ جتاؤ"۔ "اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو اگر زور کی بارش ہو جائے تو دوگنا پھل آئے اور اگر ہلکی پھوار بھی ہو تو بھی کافی ہے"۔ "خیرات میں جو مال خرچ کرتے ہو تمہارے اپنے لئے

بھلا ہے"۔ جو لوگ اپنا مال شب و روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے"۔ "جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم جانو تو جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ خرچ ہونے والا ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے"۔ "بے شک آخرت کی زندگی بہتر ہے دنیا کی پہلی زندگی سے"۔ "مگر جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو اور اس حالت میں انکے مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی تو آخر سود ہی جیسی چیز ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام لہذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے نصیحت پہنچے آئندہ کے لئے سود خوری سے باز آ جائے، تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا، سو کھا چکا، اسکا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو اس حکم کے بعد پھر اس حرکت کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہے گا"۔ "اللہ سود کا مٹھ مار دیتا ہے اور صدقات کو نشوونما دیتا ہے"۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو اگر واقعی تم ایمان لائے ہو۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اب بھی توبہ کر لو (سود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حقدار ہو ظلم نہ کرو۔ تمہارا قرضدار تنگ دست ہو تو ہاتھ کھلنے تک اسے مہلت دو"۔ "شراب جوئے میں بڑی خرابی ہے" "اللہ کے عہد کو تھوڑے سے فائدے میں نہ بیچ ڈالو"۔ "جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے پاک صاف ستھری چیزیں کھاؤ"۔ "دن کی نشانی کو روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو"۔

اسلامی ریاست کے حدود میں سود اپنی ہر شکل میں حرام ہے اس کا لینا اللہ اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اعلان بغاوت تصور ہوگا۔ معاشی زندگی میں اسلام نے نہ صرف لوگوں کو حدود اللہ کا پابند کیا اور اخلاقی ضابطوں کے احترام کا درس دیا۔ بلکہ کسب حلال کو اللہ کا فضل اور نماز کے بعد سب سے بڑا فرض قرار دیا۔ اسلام اضافہ آبادی کے حقیقی مسئلے کا حل اضافۂ پیداوار تجویز کرتا ہے۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے"۔ رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہے۔ اور اسباب معیشت غیر محدود ہیں"۔ (کنوز الحقائق) پیداوار بڑھانے اور جائز ذرائع سے آمدنی حاصل کرنے کے لئے محنت اور معاشی جدوجہد کو اسلام بے حد پسند کرتا ہے۔ مشہور واقعہ ہے کہ ایک خستہ حال صحابی کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کلہاڑی خرید دی اور لکڑی کاٹنے پر لگا دیا۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ صنعت و حرفت سے روزی کی تکمیل انسان پر فرضِ کفارہ ہے"۔ "جو شخص دنیا کو جائز طریقے سے حاصل کرتا ہے تاکہ سوال سے بچے اور اہل و عیال کی کفالت کرے اور ہمسایہ کی مدد کرے، تو قیامت کے دن اسکا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ابن آدم کا یہ بنیادی حق ہے کہ اس کے لئے ایک گھر ہو جس میں وہ رہ سکے، کپڑا ہو جس سے وہ اپنے جسم کو ڈھانپ سکے اور کھانے کے لئے روٹی اور پینے کے لئے پانی میسر ہو (ترمذی)۔ اس طرح اسلامی معیشت کے واضح اصول و ضوابط واضح کر دیئے گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امانت دار تاجروں کا حشر صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا"۔

دیانتداری کے علاوہ باہم رضامندی، احسان، خلوص، اخوت و مروت وغیرہ اس کے زریں اصول قرار دیئے۔ جبکہ ذخیرہ اندوزی، ناجائز نفع خوری پر لعنت فرمائی۔ اسلام نے تجارت کے ان طریقوں کے لئے اپنے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے ہیں جس سے مناسب محنت کے بغیر دولت ہاتھ آ رہی ہو یا جس سے کسی دوسرے فریق سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہو۔ یا جو دولت بے حیائی کے فروغ کا باعث بن رہی ہو۔ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں سود، شراب، بت فروشی، جوا، سٹہ، لاٹری، قرعہ اندازی وغیرہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلامی معاشرت کا بنیادی اصول "فروغ پیداوار کی ترغیب و ترویج ہے تو ساتھ ہی زکوٰۃ، خیرات، صدقات، قانون وراثت، نظام عشر، جزیہ، خراج، انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ کی مدد سے دولت کی عادلانہ تقسیم کو نہ صرف یقینی بنایا گیا ہے بلکہ اسلام نے دولت کی گردش کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کیا ہے۔ ارشاد ربانی

ہے۔ "رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اسکا حق، فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔ اگر ان حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے تمہیں کترانا ہو اس بناء پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو، تو انہیں نرم جواب دے دو"۔ مندرجہ بالا آیات کریمہ کی روشنی میں اسلامی حکومت میں معاشی سرگرمیوں کا مکمل خاکہ ذہن کے کینوس پر اتر آتا ہے۔ اب اگر اس کے باوجود بھی حکومت یا عوام وقتی مصلحت، کج روی، کم علمی، نادانستہ یا دانستہ اس نظام سود کو عارضی یا مستقل بنیاد پر جاری رکھنے پر مُصر ہوں تو یقیناً اللہ اور اسکے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت اور نافرمانی ہی ہوگی۔ ارشاد ربانی ہے۔

"اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا"۔ "اللہ کی گرفت اور اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو"۔ (سورۃ الاعراف پارہ ۹)

آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ کی نافرمانی اور امور زندگی میں من مانی سے یقیناً ہم اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے دور ہو جائیں گے۔ سودی نظام معیشت کی اسلامی نظام معیشت سے کوئی مطابقت سرے سے ہے ہی نہیں۔ بلکہ اسکو اختیار کرنے والا ظالم، کسب حرام کا مرتکب اور اسلام کا باغی ہے جس کی سرکوبی کے لئے اعلان جنگ واجب ہے۔ اس لئے سودی نظام اپنا کر کوئی ملک کوئی قوم معاشی اعتبار سے نہ تو خود کفیل ہو سکتی ہے اور نہ خوشحال، بلکہ اسکا انجام بالآخر تباہی و بربادی ہے۔ آج اگر ہم اپنی ملکی معیشت کے حوالہ سے سوچیں تو اندرون و بیرون ملک رونما ہونے والے حالات وواقعات، کمر توڑ مہنگائی، دہشت گردی، تخریب کاری، فساد، توڑ پھوڑ، قتل و غارت گری، دھوکہ، فریب اور ریاکاری بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (I M F) کے ادارے کی نت نئی پابندیاں عذاب سے کم نہیں۔ موجودہ سوویت روس کی تازہ صورت حال بھی اسکی بدترین مثال ہے۔ جسکے معاشرتی و معاشی نظام کی بنیاد انکار وجودِ باری تعالیٰ پر قائم ہے۔ آج انتہائی بلندی سے انتہائی انتشار اور تنزلی کی طرف مائل سفر ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک اس نظام کے بھنور میں پھنس کر سسک رہے ہیں۔ کچھ چشم پوشی میں مصروف، تو کچھ اپنی ساکھ دوسری قوم سے مدد و تعاون سے بچانے میں مصروف ہیں۔ کوئی اپنی گردن کا طوق دوسری قوم پر ڈالنا چاہتا ہے۔ کوئی اپنا خسارہ دوسروں پر ڈال کر جان چھڑانا چاہتا ہے۔ بہر حال دیر ہو یا سویر دیوالیہ نکلنے کو ہے۔ اس نظام سے کامل انکار ہی امت مسلمہ کی ہمہ جہت بقاء کی ضمانت ہے۔

بقیہ از ص ۴۱

بدلنا شروع ہو گیا تھا۔

یاد رہے کہ بدبخت مجرم فلک شیر رافضی شیعہ ہے۔ اور شیعہ قرآن کریم کی تحریف کے قائل ہیں اور اس پر کامل ایمان نہیں رکھتے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سچا مومن بنائے، ایمان و یقین کی دولت سے نوازے اور قرآن وحدیث، نبوت و رسالت اور سیرت ازواج واصحاب رسول کے تحفظ کیلئے جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ از ص ۵۹

انحراف داخل ہوا ہے ان کی پاسداری کی جائے اور جو طریقے وہ اختیار کر رہے ہیں اکی معرفت حاصل کی جائے اور ان کا سد باب کیا جائے ۔ بد قسمتی ہو گی کہ عوام کی بے خبری اور قیادت کے تساہل کے باعث وہ پھلتے پھولتے رہیں ۔

(بہ شکریہ: ماہنامہ "افکار معلم" لاہور: مئی ۱۹۹۱ء)